REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۲۲

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۹ شعبان ۱۴۰۴ھ — ۳۱ ہجرت ۱۳۶۳ ہش — ۳۱ مئی ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ خط موصول ہونے والی مورخہ ۸۴/۵/۱۸ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور پر نور بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور جماعتی کاموں میں مصروف ہیں" الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، تائید و نصرت اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۷ ہجرت (مئی)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۸۴/۵/۲۶ کو ربوہ سے قادیان آنے والے مہمانوں کی زبانی موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"آپ کی طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔" ثم الحمد للہ۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ بیگم صاحبہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ و بیگم صاحبہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ (باقی صفحہ ۲ پر)

روزہ دار کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو

رمضان میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں اور روزہ سے تجلّیٔ قلب ہوتی ہے!

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا............ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلّیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلّیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ بیشک روزہ کا حکم اجرِ عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔ اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی (باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا — روح پرور مکتوب

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں اپنی۔ درویشانِ قادیان اور جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے موجودہ حالات میں مکمل عہدِ وفاداری اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی خاطر تیار رہنے کے مضمون پر مشتمل ایک ٹیلیگرام ارسال کیا تھا۔ چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں ایک روح پرور اور مشفقانہ مکتوب ارسال فرمایا ہے۔ جو افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

۱۷ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

پیارے برادرم مکرم مرزا وسیم احمد صاحب!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

آپ کا ٹیلیگرام ملا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ اور قادیان کے درویشان نیز ہندوستان کے سب احمدیوں کے ایمان، اخلاص اور جذبۂ قربانی کو تقویت بخشے۔ متضرعانہ دعاؤں کو بہت جلد شرفِ قبولیت بخش کر احمدیت کی سچائی کو ظاہر فرما دے۔ (باقی صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے - پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۱ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

حکومتِ پاکستان کا صدارتی آرڈیننس
اور
مسلمانوں کیلئے لمحۂ فکریہ

نظامِ مصطفیٰؐ کے دعویدار ملک پاکستان کے صدر صاحب نے مُلّاؤں کی دھمکیوں اور حقوقِ انسانی کے خلاف مطالبات سے مرعوب ہو کر ایک صدارتی آرڈیننس نافذ کرکے یہ پابندی لگادی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے افراد جو آئین کے تحت غیر مُسلم اقلیت قرار دیئے جاچکے ہیں اذان نہیں دیں گے اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہیں گے۔ خود کو مُسلمان ظاہر نہیں کریں گے۔ نہ ہی غیر احمدیوں کو احمدی بننے کی دعوت دیں گے۔ اور اس کی خلاف ورزی پر فوری طور سے گرفتاری عمل میں آسکتی ہے۔ پولیس کو ملزم کی ضمانت قبول نہ کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔ اور ملزم پر اگر جرم ثابت ہوجائے تو اس کی تین سال تک قید اور جُرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔

ایک اسلامی حکومت کا سربراہ صرف اپنی کرسی کو بچانے اور اس کے ساتھ تادیر چمٹا رہنے کے لئے کس قدر ظالمانہ اور بہیمانہ فیصلے کرسکتا ہے اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کسی جماعت کو کس طرح حقوقِ انسانی سے محروم کرسکتا ہے۔ اسی طرح ذاتی مفاد کی خاطر ایک قوم کو قربانی کا بکرا بنا کر اسلامی قدروں کا جنازہ نکال سکتا ہے، اس کی مثال چودہ سو سال میں آج تک نہیں ملتی۔ اور ایسا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سلام کا تحفہ بھجوایا ہے تو صرف امام مہدیؑ کے لئے۔ اگر فضلوں اور رحمتوں کی بشارت دی ہے تو صرف امام مہدیؑ کے لئے۔ اور اگر صحیح اسلام دُنیا نے دیکھنا تھا تو وہ بھی صرف اور صرف امام مہدی علیہ السلام کی جماعت کے پاس دیکھنا تھا کیونکہ اسلام کی نشاۃِ اُولیٰ اور نشاۃِ ثانیہ آپس میں گہرا ربط رکھتی ہیں۔ آج انہی مظالم کی یاد تازہ کی جارہی ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل اسلام کی نشاۃِ اُولیٰ میں مُسلمانوں پر ڈھائے گئے تھے۔

پس صدرِ پاکستان نے جہاں اپنی طرف سے اسلام کی خدمت کا ایک کارِ نمایاں سرانجام دیا ہے وہاں دُوسری طرف صداقتِ احمدیت پر مُہرِ تصدیق بھی ثبت کردی ہے کہ اسلامی تعلیمات پر مکمل طور سے عمل پیرا اور حقوقِ انسانی کی محافظ صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ ہے۔ ہم صدر صاحب سے عرض کریں گے کہ اس شعر کو بھی پیشِ نظر رکھیں کہ ؎

یہ دیں فروش آپ کو بھی بیچ کھائے گا
مُلّا کو اس قدر بھی نہ سر پہ چڑھائیے

آپ جماعتِ احمدیہ پر ظاہری پابندیاں لگا سکتے ہیں۔ لیکن اُن کے دل تو آپ کے قبضہ میں نہیں ہیں۔ جس چیز کو جتنا دبایا جاتا ہے وہ اُتنا ہی زیادہ زور سے اُبھرتی ہے۔ آپ کہتے ہیں تبلیغ نہ کرو۔ مگر ہم نے تو اس میدان میں دوڑنا شروع کردیا ہے۔ ہم نے مساجد پہلے سے زیادہ آباد کرلی ہیں۔ اور ہم خُدا کے فضل و کرم سے پہلے سے بڑھ کر پکے مُسلمان ہیں۔ اگر ان باتوں سے آپ کی دل آزاری ہوتی ہے تو اور ہوگی حتیٰ کہ آپ کے سینے چھلنی چھلنی ہوجائیں گے۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کو دُنیا کی کوئی حکومت یا طاقت مُسلمان کہلانے سے نہیں روک سکتی۔ اور نہ ہی اُس کی ترقی کے راستہ میں روک بن سکتی ہے۔ اِس شمع نے تو جلنا ہے اور ساری دُنیا کو روشن کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ۔

حالیہ صدارتی آرڈیننس مسلمانانِ عالَم کے لئے بھی ایک لمحۂ فکریہ ہے کیونکہ احمدیت کی صداقت کے سینکڑوں نشانات میں ایک اور نشان کا اضافہ ہوگیا ہے کہ اس طور کی مخالفت یا قرونِ اُولیٰ میں مُسلمانوں کی ہوئی اور یا پھر اب اسلام کی نشاۃِ ثانیہ میں جماعتِ احمدیہ کی ہورہی ہے اور یہی جماعتِ احمدیہ کی صداقت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔ اب تو آپ غور کریں کہ اسلام کی شیرازہ بندی خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ علامہ اقبال نے بھی ایک موقعہ پر کہا تھا ؎

تا خلافت کی بِنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈھ کے اسلاف کے قلب و جگر

نظامِ خلافت کا قیام ظہورِ نبوت کے بغیر ممکن نہیں۔ پس علماء مخالفت برائے مخالفت کا سطحی طریق چھوڑ کر خلافتِ حقہ اسلامیہ کے ساتھ وابستہ ہوجائیں کیونکہ نجات اسی سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صدرِ پاکستان اور علماء کے مقدس طبقہ کو عقل و فہم عطا کرے تا وہ اپنی غلطی پر توبہ کرسکیں۔ فَھَلْ مِنْ ... اِلَّا الْبَلَاغ ۔

جاوید اقبال اختر نائب مدیر ایڈیٹر بدر

رمضان کا مقدّس عہد

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اصلاحِ نفس کا یہ بھی ایک عُمدہ اور تجربہ شُدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دُور کرنے کا عہد کیا کریں۔ اِس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں۔ (کیونکہ ایسا کرنا خُدا تعالیٰ کی ستاری کے خلاف ہوگا)۔ صرف اپنے دل میں خُدا کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے کہ میں آئندہ اپنی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کرسکتا ہے۔ مثلاً نمازوں میں سُستی۔ مقامی اُمراء سے عدمِ تعاون۔ جھُوٹ بولنے کی عادت۔ کاروبار میں دھوکا دینے کی عادت۔ بُہتان تراشی۔ وعدہ خلافی۔ رشوت ستانی فحش کلامی۔ گالی گلوچ۔ غیبت۔ بدنظری۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی۔ والدین کی خدمت میں غفلت — عورتوں کے لئے، اپنے خاوندوں سے نشوز۔ بے پردگی۔ بچّوں کی تربیت میں غفلت۔ سگریٹ اور حُقّہ نوشی۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ سُودی لین دین وغیرہ وغیرہ۔ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مُبتلا ہوسکتا ہے۔ ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خُدا کے ساتھ عہد کیا جائے کہ میں خُدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کُلّی طور پر مجتنب رہوں گا۔ اور پھر اِس مقدّس عہد کو مرتے دَم تک اِس طرح نباہے کہ اپنی اِس نیکی اور وفاداری سے خُدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہُوا نسخہ ہے۔ پس

آے آزمانے والے یہ نُسخہ بھی آزما !!

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء)

روزہ دار کو چاہیئے ..... بقیہ صفحہ اوّل

رُوح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے رُوحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خُدا سے فیض یاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اُس کی توفیق سے کھُلتے ہیں "

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰-۲۱)

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور مکتوب۔ بقیہ صفحہ اوّل

پاکستان میں مُلّا اِزم اور حکومت نے من مانی کرنے کے لئے نہایت بہیمانہ اور ظالمانہ آرڈیننس پاس کرکے احمدیوں پر زمین تنگ کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہوتا تو اعصاب ریزہ ریزہ ہوکر گر جاتے ——— اس دفعہ اللہ تعالیٰ آزمائش کا یہ دَور زیادہ لمبا نہیں چلنے دے گا۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ۔

سب احمدیوں کو میرا محبّت بھرا اسلام اور خصوصی دُعاؤں پر زور دینے کی تحریک پہنچادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین ؛

والسّلام

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرّابع

بقیہ اخبارِ احمدیہ

احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

— محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ و بیٹیاں کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمدُ للّٰہ ؛

خطبہ جمعہ

ظہورِ نبوت ہمیشہ ایسے حالات میں ہوتا ہے جب دُنیا بالعموم یا کوئی قوم بالعموم دہریت کا شکار ہو چکی ہوتی ہے

ہر احمدی اگر جان دے گا تو مسلمان کے طور پر جان دیگا اور اللہ تعالیٰ سے صبر مانگتا ہوا جان دیگا!

کامل یقین رکھیں کہ لازماً آپ نے جیتنا ہے، سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کسی جھوٹے خدا کے جیتنے کا!

دُعاؤں میں اپنے آپ کو اس طرح ہلکان کر دینے کی ضرورت ہے، کہ ناممکن ہو جائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لئے کہ وہ مزید دیر کرے!!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۱ ہجرت ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۱ مئی ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ لندن سے محررہ موصول ہوا ہے جسے افادۂ احباب کے لئے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے۔ —————— (ایڈیٹر بدر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیاتِ قرآنیہ تلاوت فرمائیں :-

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ خَافَ وَعِيْدِ ○ (ابراھیم: ۱۴-۱۵)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ○ (الاعراف: ۸۹)

وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ○ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ○ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

(الاعراف: ۱۲۱ تا ۱۲۷)

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْۤا اِثْمًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○

(آل عمران: ۱۷۹)

اور پھر فرمایا :-

یہ تمام آیات جو میں نے آپ کے سامنے مختلف سورتوں سے اخذ کر کے تلاوت کی ہیں ان سے متعلق میں گزشتہ ایک سال میں مختلف خطبات میں اظہارِ خیال کر چکا ہوں اور ان کے مضمون کو جماعت کے سامنے مختلف شکلوں میں واضح کر چکا ہوں۔ لیکن آج ان سب کو اکٹھا اس لئے میں نے پڑھا ہے کہ ان پر اجتماعی غور کرنے سے ایک

نیا مضمون سامنے آتا ہے

جس کا موجودہ حالات سے ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ اور ایک ایسا فلسفہ انسان کے سامنے اُبھرتا ہے جو تاریخِ انبیاء کے مطالعہ کے سوا انسان پر روشن نہیں ہو سکتا۔ ان آیات کے اجتماعی مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ نبوت ہمیشہ ایسے حالات میں ہوتا ہے جب دُنیا بالعموم یا کوئی قوم بالعموم دہریت کا شکار ہو چکی ہوتی ہے۔ اور دہریت کے ساتھ ظہورِ نبوت کا ایک گہرا تعلق ہے۔ دیگر بداعمالیاں بھی نبوت کی اصلاح کے تابع ہوتی ہیں۔ لیکن دہریت ایک ایسی بیماری ہے کہ جب یہ خون میں داخل ہو جائے اور ایک زہر بن کر پھیل جائے تو اس کا علاج سوائے نبوت کے اور کوئی نہیں چنانچہ جب قوم دہریت کی طرف مائل ہو جاتی ہے اس وقت

ضرورتِ نبوت ہوتی ہے

جیسا کہ پہلے کبھی نہیں پیش آئی ہوتی۔ اور اس کے سوا چارہ کوئی نہیں رہتا۔ یہ دہریت ابتداء میں ایک مخفی حالت میں رہتی ہے۔ قومیں بظاہر مذاہب کی طرف منسوب ہوتی ہیں اور مذاہب کے نام پر بڑا فساد بھی برپا کرتی ہیں اور بلند بانگ دعوے بھی کرتی ہیں اور مذاہب کی تبلیغ میں بھی مصروف نظر آتی ہیں۔ لیکن اندر سے اُن کا ایمان کھایا جا چکا ہوتا ہے۔ اور حقیقت میں اللہ کی ہستی پر اُن کا ایمان اُٹھ چکا ہوتا ہے۔ یہی وہ فلسفہ ہے جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ — یا رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔ یعنی سورۂ جمعہ میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کا ذکر آیا تو اس کی تشریح میں آپؐ نے صحابہؓ کے سامنے یہ نکتہ بیان فرمایا کہ دوبارہ

"خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی ڈھونڈنے والوں کو پسند کرتا ہے"
(حضرت مسیح موعودؑ)

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱/۱ بی راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون :- 27-0441
گرام :- "GLOBEXPORT"

آنے کی ضرورت یعنی میرے دوبارہ آنے کی کسی غلام کی شکل میں ضرورت اس لئے پیش آئے گی کہ ایمان ثریا پہ جا چکا ہوگا ۔ یعنی علاوہ زمانہ دہریت کا زمانہ ہوگا ۔ پس

نبوت کا دہریت کے ساتھ ایک بڑا گہرا تعلق ہے

ویسا ہی گہرا تعلق جیسے زہر کا تریاق کے ساتھ ہوا کرتا ہے ۔ اور جب زہر حد سے بڑھ جائے اسی قدر تریاق کی شدت بھی زیادہ ہونی چاہیئے ۔ چنانچہ نبوت وہ آخری علاج ہے زمانے کا ۔ اگر یہ ظاہر نہ ہو تو وہ زمانہ لازماً مٹ جایا کرتا ہے ۔

پس اس پہلو سے جب ہم غور کرتے ہیں تو ایک اور مضمون اُبھرتا ہے ۔ اور یہ جو سارا مضمون ہے مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے ۔ پہلی آیت جس کی میں نے تلاوت کی تھی اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ حضرت نوحؑ اور بعد میں آنے والے انبیاء کا ذکر فرما کر وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ جب بھی خدا کی طرف سے رسول آئے ہیں اُن کے انکار کرنے والوں نے یہ کہا لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا کہ ہم لازماً تمہیں اپنی زمین سے نکال دیں گے اور بے وطن کر دیں گے ۔ یا یقیناً تمہیں ہماری ملت میں لوٹ کر واپس آنا ہوگا ۔

یہ کلمہ ہے دہریت کا کلمہ ۔ جب تک کوئی کہنے والا

خُدائی اختیار اپنے ہاتھ میں نہ لے لے

اُس وقت تک یہ فقرہ کہہ ہی نہیں سکتا ۔ کیونکہ وہ وطن جو سب کا مشترک وطن ہو اُس کو یہ کہنا کہ یہ میرا وطن ہے اور میں اس وطن سے تمہیں نکال دوں گا یہ سوائے دہریت کے کلمہ ذہن میں آ ہی نہیں سکتا ۔ اور وطن سے نکالنے کا صرف یہ مطلب نہیں کہ جسم کے لحاظ سے اُٹھا کر باہر پھینک دیا جائے ۔ وطن سے نکالنے کا یہ بھی مفہوم ہے اور انبیاء کی تاریخ سے ثابت ہے کہ

شہری حقوق سے محروم کر دیا جائے گا

تم ہمارے برابر کے ہم وطن نہیں رہو گے ۔ خواہ تمہیں ہم زبردستی نکال دیں یا ویسے نکالیں ۔ ان دونوں چیزوں کا نام وطن سے نکالنا ہے ۔ بلکہ وہ پہلی شکل بعض دفعہ زیادہ مرغوب ہوا کرتی ہے قوموں کو کہ وطن سے نہ نکلنے دیا جائے اور پھر بھی بے وطن کر دیا جائے ۔ چنانچہ انہیں آیات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ فرعون نے یہی شکل اختیار کی تھی ۔ اُس نے کہا تھا میں تمہیں یہاں رکھوں گا اور نہیں نکلنے دوں گا اور اس کے باوجود تمہیں میں بے وطن کر دوں گا ۔ تم ایک دوسری قوم اور مغلوب قوم کی طرح میرے تابع رہو گے ۔ اور نہایت دردناک زندگی تمہاری ہوگی ۔ ورنہ تمہیں واپس ہماری ملت کی طرف لوٹ آنا ہوگا ۔ تو بے وطن کرنے کا ایک یہ مضمون ہے جو دہریت کے سوا پیدا ہی نہیں ہو سکتا ۔

اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب جنگ واضح ہو جاتی ہے ۔ معاملہ کھل جاتا ہے تو پھر میرے اور میرے بندوں کے مخالفین کے درمیان سے میرے بندے ایک طرف ہٹ جاتے ہیں ۔ اور درمیان میں کوئی نہیں رہتا ۔ پھر میں جانوں اور میرے بندوں کے مخالفین جانیں ۔ پھر یہ جنگ میری اور اُن لوگوں کی شروع ہو جاتی ہے جو میرے بندوں کو میرے نام پر دکھ دیتے ہیں ۔ لیکن اس مضمون پر مزید روشنی ڈالنے سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان آیات کے مطالعہ سے بہت ہی واضح طور پر یہ بات انسان کے ذہن میں اُبھرتی ہے کہ جب قوم کو کوئی نبی مخاطب کرتا ہے خدا کے نام پر تو جیسا کہ میں نے بیان کیا اُس واقعہ سے پہلے اُن کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ دہریہ ہو چکے ہیں ۔ جب خُدا کے نام پر مخاطب کیا جاتا ہے تب اُن کو یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم تو کہانیوں پہ ایمان لائے ہوئے تھے ۔ گزشتہ زمانوں میں ایسے واقعات ہو گئے ہوں تو فرق کیا پڑتا ہے ۔ لیکن اس زمانہ میں ، اس روشنی کے زمانہ میں ہو کس طرح سکتا ہے کہ

ایک بندے سے خُدا کلام کرے

اور خُدا کے نام پر وہ ہمارے اُوپر مسلط کیا جائے ۔ اس لئے وہ اس کا انکار کر دیتے ہیں ۔ اور جب انکار کرتے ہیں تو قدم قدم پر اُن کو اپنی دہریت کا اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ کیونکہ نبوت کے مقابلے پر جس کے ساتھ عقلِ کُل ہوتی ہے ، جس کے ساتھ ہر قسم کی منطق ہوتی ہے اور الٰہی نشان ہوتے ہیں اُس کے مقابل پر سوائے اس کے کہ غیر معقول طرز اختیار کی جائے کوئی چارہ نہیں رہتا دُشمن کے لئے اور غیر معقول طرز کے اختیار کرنے کے لئے دھاندلی اختیار کی جائے کوئی چارہ نہیں رہتا دشمن کے لئے اور غیر معقول طرز کے اختیار کرنے کے لئے ، دھاندلی اختیار کرنے کے لئے ، جبر کے لئے خُدائی اختیار ہاتھ میں لینے پڑتے ہیں ۔ کیونکہ اگر خُدائی اختیار نہ ہوں اور بندے کے برابر کے اختیار ہوں تو ان میں سے کوئی صُورت بھی اختیار نہیں کی جا سکتی ۔ یہ ایک مجبوری در پیش ہے مخالفین کو ، اُن کو انکارِ نبوت دہریت کی طرف دھکیل دیتا ہے ۔ اور پھر اُن سے خُدا نمودار ہوتا ہے اور وہ جھوٹا خدا سچے نبی کی مخالفت کا علم ہاتھ میں اُٹھا کر تمام وہ ذرائع اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کو انسانی فطرت دھتکے دیتی ہے ۔ اور اس سے کراہت محسوس کرتی ہے ۔ تو فطرتِ انسانی بھی نکھر کر الگ ہو جاتی ہے ۔ معقولیت بھی نکھر کر الگ ہو جاتی ہے قربانیاں اور ایثار نکھر کر الگ ہو جاتے ہیں ۔ اور اس کے مقابل پر دھاندلی اور جبر اور غیر معقولیت اور تکبر اور خُدائی کے دعوے یہ ایک طرف کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ اس کو کہتے ہیں لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ ہم تمہیں اس حال پر رہنے دیں کہ جس حال پر تم ہو ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خبیث اور طیب کی تمیز نہ کر دے ۔ ایک POLARISATION وجود میں آتی ہے

ایک صف آرائی ہوتی ہے

جس میں نامعقولیت ، جبر ، اپنی بات پر ضد اور دھاندلی اور دعوئے خُدائی ان معنوں میں کہ انسانی حقوق کی پامالی کا حق ایک قوم اختیار کر لیتی ہے اور اس کے مقابل پر بظاہر بے طاقتی اور بے بسی لیکن صبر اور معقولیت اور دلائل اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور پورا توکل ، یہ نکھر کر الگ ہو جاتے ہیں ۔ تو یہ وہ آخری POLARISATION یا آخری صف آرائی ہے جس کے بعد پھر خُدا کے دخل دینے کا وقت آتا ہے ۔ لیکن اس سے پہلے ایک اور واقعہ رُونما ہو جاتا ہے جس کا قرآن کریم کی بعض اگلی آیات ذکر کریں گی ۔

دوسری آیت جس کی میں نے تلاوت کی تھی اُس میں اس مضمون کو استکبار کے ذریعہ کھول کر بیان فرمایا ۔ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ کہ یہ دراصل دہریت کے نتیجے میں نبوت کا انکار ہوا کرتا ہے کیونکہ

اِستکبار اور دہریت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

اِستکبار کہتے ہیں ، خُدا کے کبر کو اُس کی ذات سے چھین کر اپنی ذات کی طرف منسُوب کر دینا ۔ بڑائی تو صرف اللہ ہی کی ہے ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ میں یہی تعلیم دی جاتی ہے ۔ اگر انسان اپنے آپ کو اَكْبَر کہنے لگ جائے تو اس کا نام ہے استکبار ۔ وہ کبر جو کسی کی ذات کو زیبا نہ ہو جو اُس کا حق نہ ہو اُسے وہ چھین کر کسی سے زبردستی اپنا لے ۔ یہ بابِ اِسْتِفْعَال سے اِسْتِكْبَار نکلا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ کسی کی چیز کو اپنا لینا ۔ استحصال جس طرح ہے ، چیز حاصل نہ کر سکے تو استحصال کرے ، چھین لے ، حق غصب کر لے ۔ تو خدا تعالیٰ کا کبر چھین لینے کا نام استکبار ہے ۔ اور یہ سوائے دہریت کے پیدا نہیں ہو سکتا ۔

حضرت شعیبؑ کے مخالفین نے بھی ، اس آیت سے پتہ چلتا ہے یہی دعویٰ کیا لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا

”یا تمہیں ہم میں واپس لوٹ کر آنا ہوگا ۔“

اگلی آیت میں اُس قوم کی یا اُن لوگوں کی خُدائی کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے حضرت شعیبؑ نے ، اور ایسا پیارا جواب دیا ہے کہ سارا INFLATED غبارہ جو ہے ایک دم —— COLLAPSE کر کے بالکل بے معنی اور خالی ہو جاتا ہے اپنے استکبار سے —— جواب دیتے ہیں اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کہ تم کہتے ہو ہماری ملت میں لوٹ آؤ ۔ تو ملت میں لوٹ آنا تو ذہن اور دل سے تعلق رکھنے والی بات ہے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمارے دل قائل نہ ہوں اور تم زبردستی اپنی ملت میں ہمیں واپس لے آؤ ۔ تو تم تو اتنے بے اختیار ہو اے خُدائی کے دعویدارو ! کہ تمہارا تو اتنا بھی اثر نہیں ہے ہمارے دماغ اور دل پر کہ تمہاری تلواریں ہمارے دماغوں اور دلوں کو یہ قائل کر سکیں کہ تمہاری ملت میں آنا بہتر ہے ۔ کتنا عظیم الشان جواب ہے —— اظہارِ درد کا بھی کمال ہے اور اظہارِ حکمت کا بھی کمال ہے ۔ ایسی غالب دلیل دی ہے اُس جھوٹی خدائی کے خلاف کہ جس کے سامنے کسی کی پیش نہیں جا سکتی کہ تم تو بہت بڑے بن رہے ہو ۔ تم تو کہتے ہو ہماری زمین ہے ، ہم تمہیں نکالیں گے یا زبردستی واپس لے آئیں گے ۔ تو

حالت تمہاری یہ ہے کہ نہ ہمارے دل کو قائل کرسکو نہ دماغ کو قائل کرسکو۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مضمون آگے بڑھ کر فرعونیت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ان تین مثالوں کے بعد پھر فرعون کی مثال آتی ہے۔ اور اس میں ایک اَور پیغام ہے وہ یہ ہے کہ جب تم سچی نبوّت کا انکار کروگے اور اپنے لئے خُدائی کی صفات ہتھیانے کی کوشش کروگے تو تم پر ایک جھوٹا خدا مُسلّط کیا جائے گا جس کے قبضۂ قُدرت سے پھر تم نہیں نکل سکوگے۔ اور دردناک عذاب میں مُبتلا کئے جاؤ گے۔ کیونکہ سچی نبوّت سے اگر تم بچنا چاہتے ہو تو اس کا متبادل آزادی نہیں رہی اب۔ جب خدا فیصلہ کرتا ہے تمہیں اپنے قبضے میں لینے کا تو دو ہی شکلیں ہیں۔ یا تمہیں اللہ کے قبضے میں آنا پڑے گا۔ یا غیر اللہ کے قبضے میں جانا پڑے گا۔ تو جو تمہارے انکار کا فلسفہ ہے، جو نفسیاتی کیفیت انکار پر منتج ہو رہی ہے وہ تو دہریّت ہے اور خُدائی کا دعویٰ ہے تو اس کی سزا یہ ہے کہ پھر تم پر ایک فرعون مُسلّط کیا جائے گا۔ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔ وَ اُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیْنَ۔ کہ دیکھو جب جادوگروں نے جو فرعون کی تائید میں کھڑے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ خُدا موسیٰؑ کی طرف ہے۔ اور نہ ہماری طرف ہے اور نہ ہمارے فرعون کی طرف ہے، تو باوجود اس کے کہ نہایت عاجز اور کمزور لوگ تھے قَالُوْآ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ انہوں نے کہا

ہم تو ربّ العالمین پر ایمان لے آتے ہیں

اور یہ وضاحت کرنے کے لئے کہ کہیں غلطی سے فرعون یہ نہ سمجھ لے کہ مَیں ہی ربّ العالمین ہوں۔ انہوں نے مزید کہا رَبِّ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ۔ ہم اس خدا کو ربّ العالمین تسلیم کرتے ہیں جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا خُدا ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِہٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَکُمْ۔ بڑے بے وقوف لوگ ہو اور بڑے سرکش ہو کہ میری اجازت کے بغیر کسی اَور خدا پر ایمان لاتے ہو۔ گویا فرعون کا یہ کہنا بتا رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ربّ العالمین سے بالا سمجھ رہا تھا۔ یہ کہہ رہا تھا کہ میرے سوا تو اَور کوئی ربّ نہیں ہے جس کی تم اطاعت کرو اور مجھ سے پوچھے بغیر کسی ماتحت کی اطاعت کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ چنانچہ کہتا ہے کہ دیکھو فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ اس جرأت اور سرکشی کی سزا ابھی میں تمہیں دوں گا۔ اگر میں تمہارا خدا نہیں ہوں تو سزا دینے کا حق مجھے کیسے ہو گیا۔ سزا دینے کی طاقت مجھے کیسے نصیب ہوگئی۔ اور سزا جو اس نے تجویز کی وہ یہ تھی لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ کہ ہم تمہارے ہاتھ کاٹ دیں گے اور پاؤں کاٹ دیں گے۔ (بازو کاٹ دیں گے اور پاؤں کاٹ دیں گے) مخالف سمتوں سے اور

کُلّیۃً بے کار کر دیں گے

روزی سے محروم کرنے کے لئے اور انتہائی ذلّت اور فلاکت کی حالت میں کسی قوم کو مُبتلائے عذاب کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہوسکتا۔ ہاتھ کاٹنے سے مُراد ہے روزی کے ذریعے کاٹ دیئے جائیں۔ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں کہ کُلّیۃً ان کی اقتصادی حالت کو تباہ کر دیا جائے۔ اور پاؤں کاٹنے سے مُراد یہ ہے کہ جائے فرار نہ رہنے دی جائے۔ وہ بھاگنا چاہیں تو ان کو نہ بھاگنے دیا جائے۔ چنانچہ فرعون نے آگے جاکر اس بات کو واضح کر دیا۔ ایک اَور آیت میں بڑے کُھلے لفظوں میں کہتا ہے کہ یہ تو تمہیں یہاں سے بھگانا چاہتا ہے۔ اَور میں تمہیں بھاگنے دوں گا۔ تو گویا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا اور پاؤں بھی کاٹ دوں گا۔

قَالُوْآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ۔ اس میں ہر جگہ جو جواب ہے انبیاء کا حیرت انگیز ہے۔ اس میں اپنے ایمان کا اثبات بھی ہے، توکّل علی اللہ بھی ہے صبر اور مظلومیت بھی ہے۔ اور ایک جھوٹے خدا کا ایسا مُنہ توڑ جواب ہے کہ اُس کے پاس اس کا کوئی جواب ممکن نہیں رہتا۔ اُن جادوگروں نے جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے تھے انہوں نے کہا اچھا یہ سب کچھ تم کروگے۔ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ اگر تم یہ سب کچھ کروگے تو ہم اپنے ربّ کی طرف لوٹ جائیں گے۔

کیسا عظیم الشّان جواب ہے

اس پر غور کریں تو فصاحت و بلاغت کا یہ ایک معراج ہے۔ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ کہ تم تو اب دشمنِ خدا ہو جاؤ گے نا۔ تم تو ایک مخالف خدا بن جاؤ گے ہمارے۔ اس لئے ہمارے پاس تم یہ سمجھوگے کہ تمہارے ظلم کے نتیجہ میں ہم تمہاری طرف آئیں گے، کتنے بے وقوفوں والا سوال ہے۔ ہمارے پاس تو اور بھی اس کے سوا چارہ نہیں رہے گا کہ اپنے خُدا کی طرف لوٹ جائیں جو ہمارا ربّ ہے۔ اور ہم اس کے قریب ہوجائیں گے۔ جتنا تم ہمیں دُور کرنے کی کوشش کروگے۔ کیونکہ ظلم کے نتیجہ میں تو قومیں دُور ہٹا کرتی ہیں قریب نہیں آیا کرتیں۔ کیسی حماقت ہے فرعون کی جس کو ظاہر کر دیا، اُن چند جادوگروں نے کہ تم کہتے ہو جبر کے ذریعہ ہمیں واپس لے آؤ گے اور ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ جبر کے ذریعہ ہم تمہاری طرف واپس نہیں آئیں گے۔ جس خدا کا تم انکار کر رہے ہو اس کی طرف زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑیں گے۔

اور اگر تم ہمیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہوجاؤ گے تو تمہاری خُدائی کا دعویٰ ویسے ہی جُھوٹا ثابت ہوجائے گا۔ اس دُنیا کی ہلاکت کا مطلب ہے

تمہارے چنگل سے آزادی

پھر بھی تمہارے قریب نہیں رہتے۔ پھر بھی اپنے ربّ ہی کی طرف لَوٹ کر ہمیں جانا ہوگا۔ کیسی بے اختیاری ہے اُن انسانوں کی جو خُدائی کا دعویٰ کر دیتے ہیں جس کو اس جواب میں ظاہر کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ تمہیں تکلیف کیا ہے؟ کس بات کا غصّہ ہے۔ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا تم سوائے اس کے کسی بات کو بُرا نہیں منا رہے کہ تم نے اپنے ربّ کے نشانات کو دیکھا۔ اور انہیں قبول کیا جب وہ ہمارے پاس آئے رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔ اَے خُدا یہ ہمارے ارادے ہیں کہ ہم تیری خاطر اپنا سب کچھ لٹانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ لیکن ہم خدائی کے دعویدار تو نہیں۔ ہم تو عاجز بندے ہیں۔ اس لئے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس کی توفیق پائیں گے جب تک تو توفیق نہیں دے گا۔ کیسا کامل مضمون ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس کو کہتے ہیں قرآن کریم کی صداقت کا

مُعجزہ اور نشان

حیرت انگیز کتاب ہے کہ اس کی کوئی نظیر دُنیا میں آپ کو نہیں مل سکتی۔ ایک مربوط مضمون ہے جس میں صرف سطح پر مضمون نہیں چل رہا بلکہ اس کے اندر ڈوبے ہوئے گہرے مضامین کا سلسلہ ساتھ ساتھ جاری ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا کہتے ہیں، اے خدا ہم تو تیرے نام پر یہ دعوے کر بیٹھے ہیں سب کچھ۔ اپنے لئے تو ہم نے کچھ بھی نہیں کہا۔ ہم تو یہ کہتے ہیں فرعون کو جو دُنیا کا سب سے بڑا جابر ہے آج اور سلطنت کی طاقتوں پر قابض ہے کہ تو یہ سب کچھ کر۔ اور ہم اس کے مقابل پر پہلے سے بڑھ کر اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوں گے۔ اس لئے اَے خدا جب ہم نے تجھے ربّ تسلیم کر لیا ہے تو ہمارے اِن دعووں کو سچا کر دکھا۔ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا

ہمیں صبر کی توفیق عطا فرما

وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ اور یہ ظالم چاہتے ہیں کہ ہم غیر مُسلم ہو کر مریں۔ لیکن خدا کی قسم ہم مُسلم ہو کر مریں گے اگر تو ہمیں یہ توفیق بخشے گا ــــــــ یہی پیغام ہے آج ہر احمدی کے لئے، ایک احمدی بھی غیر مُسلم کے طور پر نہیں مرے گا۔ ہر احمدی اگر جان دے گا تو مُسلمان کے طور پر جان دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے صبر مانگتا ہوا جان دے گا۔

پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ کچھ ظلم ہو بھی جائیں گے اور ہوسکتا ہے تم دیکھو کچھ دیر کے لئے

مُہلت مِل رہی ہو

لیکن اس مُہلت سے تم نے گھبرانا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ہماری تقدیر کا حصّہ ہے ہم کچھ حصّہ آزمائش کا ڈالا کرتے ہیں اپنے مومنوں پر اور وہ کیوں؟ اس لئے دیر

کہ بغیر خدا کا وجود ثابت نہیں ہو سکتا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس میں دہریت اور خدا پر ایمان کی آخری جنگ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور یہ جنگ ہمیشہ نبوت کے ظہور پر پیدا ہوتی ہے۔

دہریت اور ایمان باللہ

یہ دونوں صنف آرا ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کے مقابل پر۔ اس وقت یہ ضروری ہے کہ اُن لوگوں کی کمزوری اور بیچارگی کو ظاہر کیا جاتے۔ کیونکہ اگر وہ کمزور اور بے چارے اور بے بس نہ ہوں تو اُن کی فتح کوئی معجزہ نہیں۔ اُن کی فتح کسی خدا کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں۔ ایک طرف ظاہری طاقتیں اپنے عروج پر آ جائیں اور ساری طاقتوں کے سرچشمے اُن کے ہاتھوں میں چلے جائیں۔ اس کے مقابل پر بالکل نہتے اور بے بس جن کے ہاتھ میں نہ اپنا رزق رہے، نہ جائے قرار رہے ایسے لوگوں کو جب کچھ دیر کے لئے دُکھ دیئے جاتے ہیں۔ تو پھر جو اُن کی فتح ہے وہ خدائی کو ثابت کرتی ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ خدا اس کائنات کا موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مومن تو صبر اور شکر کے ساتھ گزارے کرتے چلے جائیں گے اور اپنے خدا سے غافل نہیں ہوں گے، دُکھوں کے نتیجہ میں اور خدا سے دور ہٹنے کی بجائے جیسا کہ پچھلی آیت میں بیان ہوا تھا خدا کے اور بھی قریب ہو جائیں گے لیکن ہو سکتا ہے کافر بھی جھوٹے زعم میں مبتلا ہو جائیں اور جھوٹی خوشی میں مبتلا ہو جائیں اور وہ یہ تعلّی کرنے لگیں کہ دیکھو

کوئی خدا نہیں

اِن بندوں کا کوئی خدا نہیں۔ کیونکہ ہم نے ان کو ہر قسم کے عذاب دیئے۔ اور اُن کے تمام حقوق چھین لئے اس کے باوجود ان کی مدد کو کوئی باہر کی طاقت نہیں آئی۔ یہ وہم نہ پیدا ہو جائے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مومنوں کے لئے نہیں کافروں کے لئے۔ کیونکہ مومنوں کا نقشہ جو پہلے کھینچا گیا ہے اس میں تو ہر دُکھ خدا کے قریب کرتا ہے نہ کہ اس سے دور کرتا ہے۔ تو فرمایا لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یہ اس وہم میں مبتلا نہ ہو جائیں انکار کرنے والے اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ کہ ہم جو یہ انہیں مہلت دے رہے ہیں یہ اُن کے لئے بہت اچھی بات ہے۔ بہت ڈھیل مل رہی ہے اُن کو۔ فرمایا

اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ہم انہیں مہلت دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے گناہوں میں اور بڑھ جائیں۔ اور ان کا کفر اور ان کا تمرّد اور اُن کا خدائی دعویٰ اور کھل کر سامنے آجائے دنیا کے، یہاں تک کہ کوئی شک کی گنجائش نہ رہے کسی کے لئے کہ آج خدائی اور بے خدائی کی جنگ ہونے والی ہے۔ فرمایا

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

جتنے بڑے وہ دعوے کرتے تھے اتنا ہی ذلیل کن عذاب اُن کے لئے مقدر ہے۔ اس بات کو کوئی دنیا میں ٹال نہیں سکتا۔ ایک ایسا مقدر ہے جسے کوئی تبدیل کر نہیں سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے فرمایا کہ ؎

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ کو ملامت آنے والی ہے

بڑا عظیم الشان دعویٰ ہے۔ لیکن ایک عاجز بندے کا دعویٰ ہے۔ اپنی طاقت کی بنا پر یہ دعویٰ نہیں، یقین کی بنا پر دعویٰ ہے۔ کامل اور غیر متزلزل ایمان پر دعویٰ ہے۔ یہ وہ صورت حال ہے جس میں یہ مذہب کی فتح اور غیر مذہبی قوتوں کی شکست آخری شکل میں داخل ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ میں جماعت کو جب مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا ہمیں کرنا چاہیئے تو سب سے زیادہ میں نے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی بعض لوگوں کو اطمینان نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ اتنا جوش ہے طبیعتوں میں، اتنے ولولے ہیں اپنی زندگیاں پیش کرنے کے لئے، اپنی ہر چیز خدا کی راہ میں داؤ پر لگا دینے کا جذبہ ہے۔ تو وہ کہتے ہیں آپ نے تو کچھ بھی ہمیں جواب میں نہیں بتایا۔ تحریکات ہے ساتھ ہم کرتے ہی ہیں لیکن اور کچھ بتائیں تاکہ ہمیں تسلی ہو کہ ہم کچھ کر رہے ہیں۔

میں جماعت کو بتا دینا چاہتا ہوں

کہ جماعت کے مفاد میں اسلام کے مفاد میں اُن حدود کے اندر رہتے ہوئے جن کی قرآن کریم اجازت دیتا ہے جب بھی۔ مجھے کسی قربانی کی، کسی شخص کی قربانی کی ضرورت پیش آئے گی۔ کسی جماعت کی قربانی کی ضرورت پیش آئے گی میں ہرگز اس سے گریز نہیں کروں گا۔ لیکن یہ صورتِ حال ایسی ہے اس وقت کہ سب سے بڑا ہتھیار ہمارا دعا ہے اور دعاؤں میں اپنے آپ کو اس طرح ہلکان کر دینے کی ضرورت ہے کہ ناممکن ہو جائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لئے کہ وہ مزید دیر کرے۔ اس کے سوا اور کوئی اس وقت صورتِ حال ہے نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا، یہ مخفی کفر اور ظاہر کفر ان دونوں کی ایمان باللہ کے مقابل پر ایک جنگ چل رہی ہے۔ اور جب آپ اپنے دلوں کو ٹٹولیں گے تو آپ پر یہ ایک حیرت انگیز انکشاف ہوگا کہ آپ کے اندر بھی یہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔ پردۂ غیب پر ان حالات میں ایمان لانا اور دعا کو ایک مؤثر ذریعہ سمجھنا یہ بھی ایک بہت بڑا امتحان ہوا کرتا ہے۔ اور ہر مومن بھی ایمان کی ایک حالت پر نہیں ہوا کرتا۔ بہت سے مومن ایسے ہوتے ہیں جب اُن کے ذرائع یعنی مادی اور دنیاوی ذرائع کاٹ دیئے جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بے بس سمجھ کر اس لئے دعا کرتے ہیں کہ اب چارہ اور کوئی نہیں رہا۔ یہ بھی ایک دہریت کی مخفی قسم ہے۔ کیونکہ جو خدا کا بندہ ہے وہ سب سے پہلے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور دنیاوی ذرائع کی طرف اس لئے متوجہ ہوتا ہے کہ میرے خدا کا حکم ہے کہ جو کچھ مقدور بھر ہے وہ تم ضرور کرو۔ چنانچہ ایسی حالت میں حقیقت میں

ایمان پہچانا جاتا ہے

جبکہ ذرائع ہاتھ سے مسدود ہو جائیں تو پھر ایک اور طرح کا امتحان بھی آتا ہے۔ اس وقت بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دعا تو ہم کر رہے ہیں مگر ہمارے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اُس وقت ایمان بالغیب کے امتحان کا وقت ہوا کرتا ہے۔ اگر ایسی صورت میں جماعت یعنی ایک مظلوم جماعت جس پر ظلم کئے جا رہے ہیں اور ساری مادہ پرستی کی طاقتیں اس کے مقابل پر کھڑی ہو گئی ہیں وہ اگر ایمان کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اور دعا اس یقین سے کرے کہ لازماً قبول ہوگی، ساری کائنات کی طاقتیں ہماری پشت پر کھڑی ہیں اور ہمارے مدِمقابل کو وہم ہے کہ وہ طاقتور ہے۔ جب اس یقین سے دعا کی جاتی ہے تو الٰہی غیب اور دنیا کے حاضر کی لڑائی ہو جاتی ہے۔ وہ قوم جس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہا ہو، جب وہ دعا کرتی ہے تو ایمان بالغیب کا وہ امتحان کا وقت ہوا کرتا ہے۔ اور اگر وہ یقین کرے کہ سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے تو عظیم الشان تبدیلیاں اس کے اندر پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ ساری فتوحات کے دروازے ایمان بالغیب کی راہ سے کھلتے ہیں۔ سب سے پہلے تو نفس کی اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب ہے جو دعا کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے اور دل کے اندر انسان اپنے دہریت کے زنگوں کو دھونا شروع کر دیتا ہے ساتھ ساتھ۔ دعا کرتا ہے، ادھر سے خوف بڑھا ہوا ہوتا ہے، دل ڈر رہا ہوتا ہے کہ پتہ نہیں یہ ہتھیار کوئی ہے بھی کہ نہیں۔ اور پھر جب اس کو توفیق ملتی ہے ایک آخری فیصلہ کرنے کی کہ ٹھیک ہے اگر خدا نہیں ہے تو پھر مقابل ضرور جیتے گا۔ اور اگر خدا ہے تو لازماً اس کے مقدر میں شکست ہے اور ساری فتوحات میرے ہاتھ میں ہیں۔ تو آخری صورت پھر وہی بنتی ہے

دہریت اور خدائی کی جنگ

اور دعا کے ذریعہ بندہ اپنے توجہ کو اپنے رب کی طرف منتقل کر رہا ہوتا ہے۔ اور خود بیچ میں سے نکل جاتا ہے۔ اس لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی زور دیا تھا آئندہ بھی اس بات پر زور دوں گا کہ سب سے زیادہ آج جو ہتھیار ہمارے کام آسکتا ہے

اِرشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ہی اُن کے عیبوں کو تلاش کرو!

محتاجِ دعا:۔ یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

وہ دُعا کا ہتھیار ہے۔ اس سے زیادہ عظیم الشان کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ اور اگر یہ ہتھیار کام نہیں کرتا تو پھر کوئی خُدا نہیں ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی دُعا عرض کی اپنے رب سے حضور جنگِ بدر میں

اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا۔

کہ اے خُدا! آج اگر ان لوگوں کو تُو نے مرنے دیا تو پھر تیری عبادت کبھی نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ

یہی عبادت کا خُلاصہ ہیں

یہی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لانے والے ہیں۔ یہ مِٹ گئے تو یہ دُنیا داروں نے کہاں تیری پھر عبادت کرنی ہے۔ اس لئے دُعا سب سے اہم اور آخری اور فیصلہ کن ہتھیار ہے۔ اس ہتھیار کے ذریعہ دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں کے ٹکڑے اُڑ سکتے ہیں اگر وہ خُدا سے ٹکرلیں۔ تو جماعتِ احمدیہ کا تو سب کچھ دُعا ہے۔ اس لئے جب میں دُعا کہتا ہوں تو ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ کوئی اور چیز سمجھ میں نہیں آرہی میں کہتا ہوں چلو دُعا ہی کرو۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ ہرگز ایسی کوئی صُورت نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ دُعا ہی کے ذریعہ سارے کام بنتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ دُعا ہی کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو تمام فتوحات نصیب ہونی ہیں۔

لیکن اس طرح دُعا کریں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

منگن جا سو مر رہے مرے سو منگن جا

ایک محاورہ ہے پنجابی کا جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمایا، غالباً الہام میں بھی آیا لیکن مجھے یاد نہیں پُوری طرح۔ بہرحال یہ بہت ہی پیارا پنجابی کا فقرہ ہے، منگن جائے سو مر رہے یا منگن جا سو مر رہے، مرے سو منگن جا۔ کہ اگر تم نے مانگنے جانا ہے تو پھر مر جاؤ۔ یعنی عجیب بات ہے کہ مرے سو منگن جا میں بھی بڑا لطیف ایک پیغام ہے کہ مانگنا خود ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جب انسان موت قبول کر لیتا ہے اپنے اُوپر پھر مانگنے پر آمادہ ہُوا کرتا ہے، اپنی غیرت پر، اپنے نفس پر، اپنی انانیت پر اور اس کے بغیر مانگنا ہے ہی بے معنی۔ تو خُدا کے متعلق جب استعمال ہوتا ہے یہ فقرہ تو بہت عظیم الشان معنے اختیار کر لیتا ہے۔

منگن جا سو مر رہے، جب خدا کے حضور مانگنے جاتے ہو تو اپنی انانیت، اپنی دُنیا کی تدبیروں کا خدا، اپنے دُوسرے ذرائع کو ساتھ لے کر کیوں جاتے ہو۔ پہلے اُن پر موت وارد کر لو،

کچھ بھی نہ چھوڑو اپنا

اور پھر اس نیت سے جاؤ کہ مر جائیں گے اس راہ میں۔ لے کر واپس آئیں گے۔ اُس کے نتیجہ میں بکریوں کی طرح لوگ ذبح ہو رہے ہوتے ہیں دُعا میں، ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے —— مرے سو منگن جا، اگر مر چکے ہو تو پھر جاؤ مانگنے۔ اس کے بغیر تمہیں مانگنے کا کوئی لُطف نہیں، مانگنے کے کوئی معنے نہیں ہیں۔ تو جماعتِ احمدیہ جب ان معنوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور جُھکے گی اور گریہ وزاری کرے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ دیکھتے دیکھتے عظیم الشان تبدیلیاں واقع ہوں گی۔ جس غیب پر آپ ایمان لاتے ہیں پھر غیب سے ہی تو ہاتھ ظاہر ہوں گے۔ آپ کسی حاضر پر تو ایمان لا نہیں رہے۔ غیب کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہاں سے آپ کی مدد کے لئے فرشتے اُتریں۔ جہاں سے دُنیا اُن کو دیکھ ہی نہیں سکتی۔ ایسی نُصرت کے سامان پیدا ہوں کہ آپ کا تصور بھی نہیں جا سکتا کہ کہاں کہاں سے نُصرت کے سامان پیدا ہوں گے۔ بارش کے قطروں کی طرح ہر طرف سے پھر اللہ تعالیٰ کی نُصرت نازل ہونے لگ جاتی ہے۔

لیکن یہ کامل یقین رکھیں کہ لازماً آپ نے جیتنا ہے، سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کسی جھوٹے خدا کے جیتنے کا۔ اور اس یقین کے ساتھ قربانی کے لئے تیار رہیں کیونکہ مرے سو منگن جا میں یہ پیغام بھی ہے کہ جب تم خدا کے حضور مانگنے کے لئے جا رہے ہو تو اُس کے حضور اپنی ہر چیز، ہر خواہش پر بھی موت طاری کر لو۔ تو جو کچھ سٹ جاتا ہے مٹ جائے۔ فرق ہی کوئی نہیں پڑتا۔

وہ قوم تو مرنے پر تیار ہو چکی ہوتی ہے،

مارنے پر نہیں

بلکہ مرنے پر، اُس قوم کو دُنیا میں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ چنانچہ یہ دُوسرا واقعہ بھی جنگِ بدر سے ہی ثابت ہے۔ دُعا کا آخری مفہوم بھی جنگِ بدر سے پتہ چلتا ہے۔ اور یہ مضمون بھی جنگِ بدر سے ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ اپنی نہایت غربت اور کسمپرسی کی حالت میں صف آرا تھے ۳۱۳ جن میں

بُڈھے بھی تھے، بچے بھی تھے

ایسے بھی تھے جن کے ہاتھ میں لکڑیوں کی تلوار تھی۔ ایسے بھی تھے جو لنگڑے تھے۔ ایسے غریب بھی تھے کہ جب وہ شہید ہوئے تو اُن کے بدن کی چادر اُن کو پُورا ڈھانپ نہیں سکتی تھی۔ اُوپر کا جسم ڈھانکتے تھے تو نیچے کا ننگا ہو جاتا تھا۔ نیچے کا ڈھانکتے تھے تو اُوپر کا ننگا ہو جاتا تھا۔ نہایت ہی کسمپرسی کی حالت تھی۔ اس کے مقابل پر ایک ہزار عرب کا چوٹی کا چیدہ جوان، سُرخ اُونٹوں پر سوار اور گھوڑوں پر سوار اور ساتھ اُن کے طبلے اور ٹمبیٹ اور عورتیں جو مشہور جنگی گیت گایا کرتی تھیں اور مخالفین پر اُن کی آوازیں ایک رُعب طاری کر دیا کرتی تھیں اور اپنے ساتھیوں کے دلوں میں بڑے بڑے ولولے جاگنے لگتے تھے ان آوازوں سے۔ وہ طائفے بھی تھے جو جنگی نغمے گانے کی بڑی چوٹی کی ماہرین عورتیں تھیں۔ اس حالت میں جب کُفّار نے ایک نمائندے کو بھیجا کہ پتہ تو کرو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کا حال کیا ہے۔ وہ ہیں کون لوگ جو ہمارے مقابلے پر آئے ہیں تو وہ آدمی آیا، اُس نے ایک نظارہ کیا لشکر کا اور واپس گیا۔ اور واپس جا کر کہا کہ یہ حالت ہے لشکر کی۔ اور سارا نقشہ کھینچا کہ تمہارے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں۔ لُولے، لنگڑے، بُڈھے، بیمار، کمزور، نہتے، غریب، فاقہ کش یہ تمہارے مقابلہ پر نکلے ہیں۔ لیکن ایک بات میں تمہیں بتا دیتا ہُوں کہ

جیتیں گے وُہی

تم کبھی نہیں جیت سکتے۔ سُننے والوں نے تعجب سے پُوچھا کہ یہ تم کیا پاگلوں والی بات کر رہے ہو۔ اُس نے کہا یہ پاگلوں والی بات نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں، میں وہاں ۳۱۳ موتیں دیکھ کر آیا ہوں۔ تین سو تیرہ زندہ لوگ نہیں دیکھ کے آیا۔ اُن میں سے ہر ایک یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ ہم یہاں سے واپس نہیں جائیں گے۔ اس لئے جب مر چکی ہو کوئی لڑنے والی قوم تو اُس پر کبھی بھی فتح نہیں پا سکتے۔ تمہارے اندر زندگی کی تمنائیں ہیں۔ وہ اپنی زندگی کی تمنائیں چھوڑ آئے ہیں پیچھے، اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ جیتیں گے اور تم ہارو گے۔

اس رنگ میں دُعا کریں کہ زندگی کی تمنائیں ختم کر چکے ہوں۔ کچھ بھی باقی نہ رہے۔ اُس سے ایک عجیب بے خوفی پیدا ہوتی ہے۔

ایک نئی زندگی اُن کی

نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اُس کا یہ بھی ایک مفہوم ہے کہ ولی تو تب بنتے ہیں جب سب کچھ دے بیٹھتے ہیں خُدا کو۔ کہتے ہیں ہمارا نہیں ہمارے دوست کا ہو گیا۔ زندگیاں بھی، سب چیزیں بھی۔ تو دُشمن تو یہی چیزیں اُن سے چھین سکتا ہے۔ وہ تو اُن کی رہتی ہی نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہر چیز ہمارے خدا کی ہو چکی ہے۔ تو لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اُن کے نتیجہ میں اُن کے سارے خوف دُور ہو جاتے ہیں۔ تو اس رنگ میں دُعائیں کریں اور یقین رکھیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خُدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یقیناً اور یقیناً اور یقیناً مسیح موعودؑ کے غلام جیتیں گے اور اس کے مقابل پر تمام کبر کی طاقتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی۔

خطبہ جمعہ

یہ رمضان المبارک ہم احمدیوں کیلئے بہت مبارک مہینہ ہے۔ یہ ہمیں سنبھالنے اور پناہ دینے کیلئے عین وقت پر آیا ہے

ایک طرف مخالف خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں!

اس مہینہ کو اپنی زندگی میں داخل کریں اور خود اس مہینہ میں داخل ہو جائیں۔ اس سے بہتر امن کی اور کوئی جگہ نہیں

ہر آگ کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ عشقِ الٰہی کی آگ ہے۔ اور عشقِ الٰہی کی یہ آگ رمضان میں خوب بھڑکتی ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۷؍احسان ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۷؍جون ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ تلاوت کی:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۴)

اور پھر فرمایا:-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک سے متعلق فرمایا کہ

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے

تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ خواہ وہ آسمان کے دروازے ہوں یا جنت کے دروازے ہوں ان دروازوں سے کیا مراد ہے۔ اور جو دروازے بند کئے جاتے ہیں وہ جہنم کے کونسے دروازے ہیں اور کس قسم کی زنجیریں ہیں جن میں شیطان کو جکڑا جاتا ہے۔ اور کیا اس سے ایک عمومی کیفیت مراد ہے یا کوئی خاص معانی ہیں جو بعض حالات میں محدود ہیں۔ اور ان کو ساری دنیا پر عمومی حالت میں چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔

جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے یہ تو بظاہر مومنوں پر بھی آتا ہے اور کافروں پر بھی آتا ہے۔ خدا کے منکرین پر بھی آتا ہے۔ اور خدا کے ماننے والوں پر بھی آتا ہے۔ نیک اور پاک عمل کرنے والوں پر بھی آتا ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہنے والوں پر بھی آتا ہے۔ اس لئے ایک بات تو قطعی ہے کہ اس کے عمومی معنے درست نہیں۔ کیونکہ جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے اس مہینہ میں دنیا کی بھاری اکثریت پہلے کی طرح فسق و فجور میں مبتلا رہتی ہے۔ اور رمضان کی قطعاً پرواہ نہیں کرتی۔ پس یہ کہنا کہ اس مہینہ میں شیطان جکڑا جاتا ہے۔ یا رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور غضب کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ یہ دراصل حدیث کے مفہوم کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ فرمایا اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ کہ جب شہر رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالعموم ساری دنیا پر برکتیں نازل ہوتی ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں وہاں برکتیں لے کر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی فصیح و بلیغ انسان تھے۔ آپؐ کی زبانِ مبارک میں ایسی فصاحت و بلاغت تھی کہ کتاب اللہ کے بعد کبھی کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے ایسی فصاحت و بلاغت نہیں دیکھی۔ چنانچہ اس حدیث کے آغاز ہی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سمجھنے کی چابی رکھ دی۔ آپؐ نے فرمایا اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ کہ جب جب اور جہاں جہاں ماہِ رمضان داخل ہوگا وہاں وہاں یہ کیفیات پیدا کرے گا۔ اور مراد یہ ہے کہ رمضان جب اپنی پوری شرائط کے ساتھ کہیں داخل ہوگا تو انسان کے لئے برکتوں کا موجب بنے گا ـــــ ورنہ عملاً رمضان کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو شہروں میں داخل ہو جائے۔ یا ملکوں میں داخل ہو جائے۔ یہ تو انسان کے وجود میں داخل ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے گا اس کے جہان میں نیک تبدیلیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اس کے

زمین و آسمان میں تبدیلیاں

پیدا ہو جائیں گی۔ یعنی جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کر دے تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہو گیا۔ اس طرح ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے۔ اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں وہ بند کر دیئے جائیں گے۔ یعنی اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔ اور اس کا شیطان زنجیروں میں جکڑا جائے گا۔ یہ ہے اس حدیث کا اصل مفہوم۔ چنانچہ اس پہلو سے جب ہم مزید غور کرتے ہیں تو یہ جاننا مشکل نہیں رہتا کہ وہ دروازے کون سے ہیں۔

جہاں تک انسان کی ذات کا تعلق ہے انسان کے پانچ حواس تو وہ ہیں جن کو حواسِ خمسہ کہتے ہیں۔ یعنی سونگھنے کی طاقت، سننے کی طاقت، دیکھنے کی طاقت، چکھنے کی طاقت اور لمس یعنی چھونے کی طاقت اور اس کے علاوہ دو قسم کے اور رستے ہیں جو انسان کو داخل ہونے کے لئے یا نکلنے کے لئے یعنی دخول اور خروج کے لئے دیئے گئے ہیں۔ انسان کو بعض قسم کے ایسے رستے عطا ہوئے ہیں جن کے اندر دونوں طاقتیں ہیں۔ ان کے اندر چیز داخل بھی ہو سکتی ہے اور خارج بھی ہو سکتی ہے۔ انسانی زندگی میں ان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ پس ان دروازوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو

انسانی جہان کے سات دروازے

بنتے ہیں۔ (اور سات آسمانوں کے گویا سات دروازے ہیں) یہ رمضان المبارک کی برکت ہے۔ اور عبادت کا ایسا ایک ہی طریق ہے جو ان ساتوں دروازوں پر پہرے بٹھا دیتا ہے اس کے علاوہ ایک بھی ایسی عبادت آپ سوچ نہیں سکتے جو انسان کے ان قویٰ پر اور ان رستوں پر کامل طور پر حاوی ہو جائے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جب کسی مومن کی زندگی میں رمضان داخل ہو جاتا ہے تو وہ سات قوتوں کے رستے جو اس کو جنت کی طرف بھی لے جا سکتے ہیں اور جہنم کی طرف بھی لے جا سکتے ہیں۔ وہ ساتوں رستے جنت کی طرف لے جانے کے لئے وقف ہو جاتے ہیں۔ وہ ساتوں رستے آسمانوں کے دروازے بن جاتے ہیں۔ گویا تنزل کی بجائے رفعتوں کی طرف لے جانے کے لئے ممد اور مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ شیطان ان سات رستوں سے ہی انسان پر حملے کرتا ہے۔ فرمایا ایسے مومن کا شیطان جکڑا جاتا ہے۔ اور کوئی راہ نہیں پاتا۔ کیونکہ ان ساتوں رستوں پر اللہ کی رضا کے پہرے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان ساتوں رستوں پر خدا کے فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے۔ شیطان بالکل بے بس اور عاجز آ جاتا ہے۔ گویا روزہ ایک ایسی کامل عبادت ہے کہ جس کے نتیجہ میں شیطان کے لئے انسانی نفس میں داخل ہونے کے لئے

کوئی بھی راہ باقی نہیں رہتی ۔

پس اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنی ان سات قوتوں کو یا ذرائع کو

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع

کردیتا ہے تو گویا آسمان سے اس کے لئے سات دروازے کھولے جاتے ہیں ۔ سات کا عدد ایک SYMBOL یعنی علامت ہے ۔ اور اظہار کا ایک طریق ہے ۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ انسان جو اپنی ساری قوتوں کو اللہ کی مرضی کے تابع کردیتا ہے اللہ تعالیٰ کی ساری طاقتیں اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیتی ہے ۔ ایسے شخص پر جب خدا کے فضل سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو وہ یہ سات نہیں رہتے بلکہ بے شمار دروازے کھل جاتے ہیں ۔ اس لئے مومن کا کام یہ ہے کہ رمضان کی برکت کے نتیجہ میں اپنے وجود میں جب رمضان کو داخل کرے تو اپنا سب کچھ خدا کے لئے کھول دے اور شیطان کے لئے بند کردے ۔ ایسی صورت میں ابواب رحمت یعنی اللہ کے فضلوں کے دروازے کھل جاتے ہیں ۔ جو سات کے مقابل پر (عددًا بطور کامل عدد کے بے شک کہدیں لیکن) عملاً بے انتہا ہیں ۔ اُن کی گنتی نہیں ہوسکتی ۔ اُن کا شمار نہیں ہوسکتا ۔ گویا جب مومن اپنا یہاں خدا کے حضور پیش کردیتا ہے تو اللہ کا جہان ہر طرف سے اس پر رحمتیں برسانے لگتا ہے ۔ یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِس حدیث کا مطلب جو آنحضور ؐ نے رمضان کی برکات سے ہمیں آگاہ کرنے کے لئے ارشاد فرمائی ہے ۔ پس یہ

احمدیوں کے لئے بہت ہی مبارک مہینہ

ہے ۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ اپنے ساتوں رستے اللہ کی رضا کے تابع کرکے اپنے سارے قویٰ خدا کی مرضی کے لئے اس طرح وقف کردے کہ شیطان کو اُن میں سے کسی پر دخل نہ رہے ۔ یہ ایک مہینہ کی ایک ایسی مسلسل ریاضت ہے جس کے نتیجہ میں انسان جب رمضان سے باہر نکلے گا تو ایک بالکل مختلف کیفیت کے ساتھ بالکل مختلف شخصیت لے کر باہر نکلے گا ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو پورا ایک مہینہ اِس ریاضت میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ کوئی رستہ ایسا نہیں رہنے دے گا جس کے ذریعہ شیطان نفس میں داخل ہوسکتا ہو ۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے بعد انسان پھر یہ سارے دروازے شیطان پر کھول دے اور اللہ پر بند کردے ۔ اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں ہوسکتی کہ انسان یہ سمجھ لے کہ رمضان عارضی نیکیاں لے کر آتا ہے ۔ اور پھر اپنے ساتھ ہی نیکیوں کو سمیٹ کر واپس لے جاتا ہے ۔ ایسے رمضان کا کیا فائدہ جو نعمتیں دے کر واپس چھین لے اور دُکھ دُور کرنے کے بعد پھر عائد کردے ۔ اِس سے پہلے جس انسان نے نعمتیں دیکھی نہیں تھیں ، اُن کو ان نعمتوں کی عادت ڈال کر پھر واپس لے جائے ۔ وہ شخص جو مصیبتوں کا عادی ہوچکا تھا ، دُنیا کے مصائب کے جنگل میں پھنسا ہُوا کسی نہ کسی طرح سسک سسک کر گزارہ کر رہا تھا ، رمضان آیا اور ان مصیبتوں سے اسے نجات دلائی ۔ اور تمام نفسانی بندھنوں سے اسے آزاد کیا ۔ اور جاتی دفعہ پھر وہ بندھن دوبارہ ڈال گیا ۔ تو وہ پہلے سے بھی زیادہ دکھوں میں مبتلا ہوجائے گا ۔ جس نے آزادی نہ دیکھی ہو ۔ اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہُوا ہو ۔ اُس کو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی ایک دفعہ آزادی ملنے کے بعد پھر اُس کو دوبارہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے سے ہوتی ہے ۔ ظاہر ہے ایک شخص جو نعمتوں سے محروم ہوتا ہے اور کسی نہ کسی طرح گزارہ کر رہا ہوتا ہے ، اگر اُس کو نعمتیں عطا کردی جائیں اور پھر اُس سے چھین لی جائیں تو اس سے اس کو زیادہ دُکھ پہنچتا ہے ۔ وہ کہتا ہے ، تمہیں کس نے کہا تھا کہ مجھے نعمتیں عطا کرو ۔ اور میں اُن کی عادت ڈالوں جن کے بغیر مجھ سے رہا نہ جائے ۔ پہلے تو جس طرح بھی ہوسکتا تھا گزارہ چل رہا تھا ۔

پس رمضان المبارک کے بارہ میں یہ تصوّر بڑا ہی بھیانک اور بڑا ہی جاہلانہ ہے کہ ایک طرف تو ایسا مبارک مہینہ انسان کی زندگی میں داخل ہوکر انسان کی ساری طاقتوں پر فرشتوں کے پہرے بٹھا دے ۔ اور شیطان کے لئے ساری راہیں بند کردے ۔ اور اپنے ربّ کے لئے اور اللہ کے فرشتوں کے لئے ساری راہیں کھول دے ۔ اور دُوسری طرف جب یہ مہینہ جائے تو اِس حالت میں جائے کہ فرشتوں کی بجائے ہر راہ پر شیطان کے پہرے بیٹھے ہوں ۔ اور وہاں اللہ تعالیٰ کا داخلہ بند ہو ۔ اور شیطان کے لئے کھُل کھیلنے کا موقع ہو ۔ اور یہ حالت اس ایک مہینہ کے بدلہ پھر گیارہ مہینے تک جاری رہے ۔ یہ

بڑے نقصان کا سودا ہے

اللہ اور اللہ کے رسول ؐ کی ہرگز یہ مُراد نہیں ۔ رمضان کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینے کی عبادتوں کو استقلال بخشیں ۔ اس مہینہ میں جو کچھ برکتیں پائی ہیں اُن کو دوام عطا کریں ۔ جن مصیبتوں سے نجات پائی ہے پھر دوبارہ ان بندھنوں میں نہ جکڑے جائیں ۔ اُن گندگیوں کی طرف پھر مُنہ نہ کریں جن گندگیوں سے رمضان شریف نے آپ کو نجات دلائی ۔

اِس ضمن میں ایک اور بات میں یہ کہنا چاہتا ہُوں کہ یہ رمضان ہمارے لئے ایک بہت بڑی اور خاص نعمت بن کر آیا ہے ۔ کیونکہ یہ وہ دَور ہے جس میں احمدیت کے دشمنوں نے اپنے غیظ و غضب کے سارے دروازے ہماری طرف کھول دیئے ہیں ۔ یہ وہ دَور ہے جن میں احمدیت کے معاندین ایک پُرامن مُلک میں کھُلے بندوں یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ احمدیت کے خلیفہ کو بھی قتل کردو ۔ اور ذلیل و رُسوا کرکے ٹکڑے ٹکڑے اُڑا کے پھینک دو ۔ اور اس جماعت کا ایک فرد بھی زندہ باقی نہ رہنے دو ۔ اِس مُلک میں خون کی ندیاں بہا دو یہاں تک کہ ایک احمدی بھی دیکھنے کو نہ ملے ۔ یہ تعلیم کھُلم کھُلا دی جارہی ہے ۔

اس موقع پر رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کے لئے آیا ہے ۔

رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لے کر آیا ہے

کہ پہلے کبھی خدا دُعائیں سُنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی تمہارے قریب آگیا ہے ۔ وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھُک رہا ہے ۔ دُعائیں سُننے کے سارے دروازے کھُل چکے ہیں ۔ تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی ۔ کوئی ایسی آواز نہیں ہوگی جو تمہارے دِل سے اُٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو ۔

پس رمضان شریف رحمتوں کا پیغام لے کر آیا ہے ۔ اگر خدا کی نافرمانی کے دروازے کھولے جارہے ہیں تو اللہ کی فرمانبرداری کے دروازے آپ کو اُن کی دعوت دیتے ہوئے وا ہو رہے ہیں ۔ اور آپ کو اپنی طرف بُلا رہے ہیں ۔ مخالفت کے ہر موقع پر جماعت کو انتہائی صبر کا نمونہ دکھانا چاہیئے ۔ ساری دُنیا میں ایک بھی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا ہو ، مرد ہو یا عورت ہو ، جو بے صبری کا ایک معمولی سا بھی مظاہرہ کرے ۔

دُنیا میں قوموں نے پہلے بھی قُربانیاں دی ہیں ۔ اور خُدا کے نام پر تو قُربانی دینا الٰہی قوموں کے مقدّر میں لکھا ہُوا ہے ۔ ادنیٰ ادنیٰ ذلیل قومیں جو خُدا کے تصوّر سے بھی ناآشنا ہیں بلکہ خدا کی ہستی کے خلاف عَلَمِ بغاوت بلند کرتی ہیں وہ ادنیٰ پیغامات کے لئے بڑی بڑی قربانیوں سے دریغ نہیں کرتیں ۔ ہم اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے ، اللہ کے نام اور اس کی عظمت کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قدموں سے وابستہ رہنے کے لئے

بدرجہ اَولیٰ قربانیاں دیں گے

اِس لئے اگر ہم میں سے ہر ایک کو کاٹا جائے اور پھینکا جائے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے پس اگر اسلام کی زندگی ہماری ظاہری موت کا تقاضا کرتی ہے تو اے اللہ ! ہم مرنے کے لئے حاضر ہیں ۔ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ۔

دیکھو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دُنیا میں ایسی دہریہ قومیں بھی موجود ہیں جنہوں نے دہریت کے لئے قربانیاں دیں ۔ پچھلی جنگِ عظیم میں رُوس نے جو قربانی دی ہے وہ بڑی حیرت انگیز ہے ۔ رُوس کا ایک کروڑ سپاہی میدانِ جنگ میں مارا گیا ، اور ایک کروڑ غیر سپاہی اس جنگ میں کام آیا ۔ پس اگر دُنیا والے دُنیا کی خاطر ایک کروڑ سپاہی میدانِ جنگ میں کٹوا سکتے ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیوانوں کے لئے ایک کروڑ جانیں فدا کرنا کون سا مشکل کام ہے ۔ بڑے ہی غلط فہمی کا شکار ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ڈرا کر ہمیں غلبۂ اسلام کی مُہم سے ہٹا دیں گے ۔ وہ نہیں جانتے کہ ہم کس سرشت کے لوگ ہیں ۔ کس خمیر سے ہماری مٹی اُٹھائی گئی ہے ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے عشق سے ہمارا خمیر گوندھا گیا ہے ۔ اللہ کی محبت اور اس کی اطاعت ہمارے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے ۔ اِس لئے دُنیا کا کوئی خوف ہمیں ڈرا نہیں سکتا ۔ ایک کروڑ احمدی خُدا کے نام پر مرنے کے لئے تیار ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر ایک کروڑ احمدی کو دُشمن سے مار دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کروڑ ہا کروڑ ایسے بندے پیدا کردے گا جو احمدیت کی طرف منسوب ہونے میں فخر سمجھیں گے ۔ اور احمدیت کے لئے مزید قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں گے ۔ اِس لئے یہ سودا نقصان کا سودا نہیں ہے ۔

مگر میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ وہ لوگ جو خُدا کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہوجایا کرتے ہیں اللہ اُن کو مرنے نہیں دیا کرتا ۔ آج تک کبھی

ایسا نہیں ہوا۔ وہ قومیں جو اپنے اندر قربانی کی رُوح پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ زندہ رکھی جاتی ہیں۔ اور ہمیشہ کی زندگی پانے والی قومیں بن جاتی ہیں۔ ہمیشہ سے یہی ہوتا چلا آیا ہے اور یہی ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس یہ رمضان المبارک بہت برکتوں والا مہینہ ہے۔ بہت بروقت آیا ہے۔ ایک طرف مخالف خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل رہے ہیں۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیاری آواز ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ جس کی زندگی میں یہ مہینہ داخل ہو جائے گا۔ اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولتا چلا جائے گا۔ پس

اِس مہینہ کو اپنی زندگی میں داخل کر لیں

خود اس مہینہ میں داخل ہو جائیں۔ کیونکہ اس سے بہتر امن کی اور کوئی جگہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

یہی وہ مضمون ہے کہ عدو جب شور و فغاں میں بڑھ گیا تو ہمیں اپنے پیارے رب کے حضور پناہ ملی۔ اور جس طرح بچہ خوفزدہ ہو کر ماں کی گود میں گھستا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ماں اس کو چاروں طرف سے لپیٹ لیتی ہے۔ اور کوئی وار ایسا نہیں ہوتا جو ماں پر پڑے بغیر بچے پر پڑ جائے۔ ویسا ہی نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

ہم تو اپنے یارِ نہاں میں چھپ بیٹھے ہیں۔ اے لوگو! اب کس پر وار کرو گے۔ کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑے بغیر مجھ تک پہنچے۔ اور کوئی وار نہیں ہے جو اللہ پر پڑ سکے۔ اس لئے جس کو خدا کی پناہ حاصل ہو اس کے لئے خوف کا کون سا مقام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کو سمجھیں تو حقیقت یہ ہے کہ ہر دنیاوی خوف سے آپ آزاد ہو جائیں گے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے۔ ہر مشکل کا علاج اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ اور ہر آگ کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ عشقِ الٰہی کی آگ ہے۔ اور عشقِ الٰہی کی یہ آگ رمضان میں خوب بھڑکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس مہینہ کا "**رمضان**" نام ہی اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی تپش پائی جاتی ہے۔ اللہ کی محبت جولانی دکھاتی ہے۔ ایک خاص گرمی کی لپٹیں اس سے آتی ہیں۔ اس لئے یہ بہت ہی مبارک مہینہ ہے۔ ہمیں سنبھالنے اور پناہ دینے کے لئے عین وقت پر آیا ہے۔ اس لئے

بہت دُعائیں کریں

اور خاص طور پر اپنے رب سے اُس کی محبت مانگیں۔ اللہ کی رضا تلاش کریں۔ اس سے التجا کریں کہ اے خدا! ہم تیری رضا پر راضی ہیں۔ جو بھی تیری رضا ہے، ہمارے لئے ٹھیک ہے۔ لیکن ہم بہر حال تیری پناہ میں آتے ہیں۔ ہمیں لپیٹ لے۔ ہمیں چھپا لے۔ ہماری کمزوریوں سے پردہ پوشی فرما۔ ہماری غفلتوں کو دُور فرما دے۔ اور ہماری پناہ بن جا۔ ہمارے لئے قلعہ بن جا۔ جس کے چاروں طرف تو ہی تو ہو۔ اور دُشمن ہم تک نہ پہنچ سکے جب تک تجھ پر حملہ آور ہو کر نہ پہنچے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر یہ ہو جائے تو ہم نے گویا اپنی زندگی کا مقصد پا لیا۔ جس کو خدا مل جائے اس کو پھر اور کیا چاہیئے۔ پھر تو وہ بے اختیار یہ کہے گا ؎

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِماً
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ

میں تو جیتے جی پا چکا ہوں۔ اب اگر تم مجھے قتل کرتے ہو تو مجھے کیا پرواہ میں مسلمان ہونے کے بعد کس کروٹ گروں گا ؎

وَ ذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَّشَا
یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

خدا کی قسم میرا یہ مرنا اور میرا قتل ہونا محض اللہ کی خاطر ہوگا۔ اور اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے پر رحمتیں نازل فرما سکتا ہے۔

پس جس قوم کو ایسی خوش نصیبی عطا ہو، جس کو ایسی ہمیشہ کی فلاح کی راہ مل جائے، اس قوم کے لئے خوف و ہراس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور رضا کی چادر میں ہمیں ڈھانپ لے۔ آمین۔

(منقول از الفضل ربوہ ۲۶ جون ۱۹۸۳ء)

وظائف امداد کُتبِ تعلیمی نادار طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ (مشروط بہ آمد) میں ایک مد "وظائف امداد کُتبِ تعلیمی" قائم ہے۔ جس سے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن قادیان میں بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امانت "**امداد کُتب تعلیمی**" میں جمع کی جائے اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کی اطلاع دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

وِلادتیں

(۱) مورخہ یکم اپریل ۱۹۸۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد اقبال صاحب ملک ساکن بھدرواہ (کشمیر) کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام "امۃ اقبال" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب بھدرواہ کی پوتی اور مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کی نواسی ہے۔ مکرم قریشی صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۸۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم محبوب احمد صاحب امروہی قادیان ابن مکرم ضمیر احمد صاحب امروہی مرحوم کو دُوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نومولود کا نام **لُقمان احمد** تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد نائب ناظر اعلیٰ کا نواسہ ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولودین کو نیک، صالح، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(ادارہ)

چندہ وقفِ جدید

کیا آپ کی مجلس کے جملہ خدام و اطفال، وقفِ جدید کی بابرکت تحریک میں شامل ہو کر چندہ وقفِ جدید ادا کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو قائد صاحب مجلس فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔

مہتمم وقفِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم محمد اسعد صاحب غوری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدر آباد آنکھ میں تکلیف کے سبب بیمار ہیں۔ نیز موتیا بند کا اپریشن ہوا ہے۔ صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی تکلیف دُور فرمائے۔ اور صحت کاملہ عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان۔

اسلام ۔ حقوق انسانی کا منشور اور پاکستان کا حالیہ آرڈیننس

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱)

اِسلام اپنے لفظی معنوں کے اعتبار سے امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ اور حدیث نبوی صلعم کی رُو سے مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو کوئی تکلیف و آزار نہ پہنچے اور وہ اپنے ملنے والوں کو صدق دل سے " السلام علیکم " کہہ کر اُن کی سلامتی اور خیر خواہی چاہنے والا ہو۔

اِسلام ایک کامل دین ہے۔ وہ ہر شخص کو آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کا حق عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اے ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اعلان فرمائیے!

(الف): ۔ قُلِ الحقُّ من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (کہف ع۴)

(ب) لا اکراہ فی الدّین (البقرہ)

(ج) فذکّر انّما انت مذکّر لست علیھم بمصیطر (الغاشیہ)

(د) لکم دینکم ولی دین (الکٰفرون)

کہ یہ حق و صداقت تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو شخص چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اِس کا انکار کرے۔ دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ جائز نہیں۔ آپؐ لوگوں کو نصیحت کریں۔ کیونکہ آپؐ نصیحت کرنے والے ہیں۔ مگران پر داروغہ مقرر نہیں کئے گئے۔ اِن کو تبلیغ کرو اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارا دین تمہارے لئے ہے اور میرا دین میرے لئے ہے۔

تبلیغ کے سلسلہ میں یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(الف): ۔ اُدعُ اِلیٰ سبیلِ ربّک بالحکمۃِ والموعظۃِ الحسنۃِ وجادلھم بالتی ھی احسن ۔ (النحل ع۱۶)

(ب) لیھلک من ھلک عن بیّنۃٍ ویحییٰ من حیّ عن بیّنۃٍ ۔ (الانفال ع۵)

کہ آپؐ خدا تعالیٰ کے راستہ کی طرف حکمت و دانائی اور نیک نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان منکرین سے ایسے طریق اور دلائل سے مقابلہ کرو۔ جو بہترین اور مؤثر ہوں۔ کیونکہ مردہ وہ ہے جو دلیل و برہان سے مردہ ہے اور زندہ وہ ہے جو دلیل و برہان کے ساتھ زندہ ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ متذکرہ بالا ارشادات ربانی مرقع و مظہر تھا کہ اسلام آزادیٔ ضمیر و مذہب کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ اس کا علمبردار ہے۔ تبلیغ میں حکمت و دانائی اور دلائل و براہین کے استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور مذہبی معاملہ میں کسی پر جبر و اکراہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

(۲)

ہمیں اس پر فخر و ناز ہے کہ آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ خیال اور آزادیٔ مذہب کی جو تعلیم ۱۴۰۰ سال قبل اسلام نے دی تھی بالآخر دُنیا کے مدبرین اور دانشور مجبور ہوگئے کہ وہ اس تعلیم کو صدق دل سے اپنائیں۔ چنانچہ اقوام متحدہ (U.N.O) نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو ایک " حقوق انسانی کا منشور " (Universal Declaration of Human Rights.) پاس کیا۔ جس کو تمام متمدن و مہذب حکومتوں نے تسلیم کیا۔ جن میں ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں بھی شامل ہیں اس چارٹر کی چند دفعات درج ذیل کی جاتی ہیں۔

(۱) : ۔ آرٹیکل ع۱۸ " ہر شخص کو اپنے خیال۔ ضمیر اور مذہب کی آزادی کا پورا حق حاصل ہے۔ اِس آزادی میں اُس کو اپنے مذہب اور عقیدہ کو تبدیل کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔ خواہ یہ تبدیلی انفرادی ہو یا جماعتی۔ ہر شخص کو اکیلے یا پبلک میں اپنے مذہب و عقیدہ کو ظاہر کرنے اُس کی تبلیغ کرنے۔ اُس پر عمل پیرا ہونے۔ عبادت کرنے اور اپنے عقائد کی پابندی کرنے کی آزادی بھی شامل ہے "

(۲) : ۔ آرٹیکل ع۱۹ " ہر ایک شخص کو اپنی رائے اور اُس کے اظہار کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اِس حق میں یہ بات شامل ہے۔ کہ وہ کسی دوسرے شخص کی مداخلت کے بغیر اپنے خیالات پر قائم رہ سکتا ہے۔ معلومات حاصل کر سکتا ہے اور اپنے خیالات کو کسی طریقہ سے بھی اور بغیر کسی پابندی حدود کے دوسروں تک پہنچا سکتا ہے "

(۳) : ۔ آرٹیکل ع۲۰ " (الف) ہر ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزادی سے پُر امن طور پر کوئی جلسہ یا اجتماع کرے۔

(ب) کسی شخص کو کسی خاص ایسوسی ایشن میں شامل ہونے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا "

(۴) : ۔ آرٹیکل ع۲۱ : ۔ (الف) ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ملک کی گورنمنٹ میں حصّہ لے خواہ خود یا اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ۔

(ب) ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے ملک کی " پبلک سروس " میں مساوی طور پر حصّہ لے "

(۳)

پاکستان نے ۱۹۷۳ء میں جو آئین منظور کیا تھا اُس کی دفعہ ع۲۰ اِس طرح ہے۔ آرٹیکل ع۲۰ (الف) ہر شہری کو اپنا مذہب اختیار کرنے اُس پر عمل کرنے اور اُس کی تبلیغ کرنے کی آزادی حاصل ہو گی۔

(ب) ہر مذہبی ادارے اور ہر فرقہ کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اپنا کوئی مذہبی ادارہ قائم کرے اور اُس کے انتظام و انصرام کا بندوبست کرے۔

(۴)

قارئین کرام! قرآن مجید۔ حقوق انسانی کا منشور اور آئین پاکستان ہر شخص کو حق و اختیار دیتا ہے کہ وہ خود اپنے مذہب اور عقیدہ کا اعلان کرے۔ کیونکہ مذہب انسان اور اُس کے خدا کے درمیان ذاتی معاملہ ہے کسی حکومت کا کام نہیں کہ وہ اس میں مداخلت کرے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کا کیا عقیدہ ہے؟ اس بارہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ خود اعلان فرماتے ہیں: ۔

(الف) " ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں۔ اور جو کچھ خدا اور رسولؐ نے حرام کیا اُس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اُسے حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں۔ اور ایک ذرہ کی بھی کمی بیشی نہیں کرتے ..... اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہیں " (نور الحق جزء اوّل ص۵)

نیز فرمایا ہے

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

؎ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

؎ ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّام ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہِ احمدؐ مختار ہیں
(درثمین)

(۵)

مسلمان کون ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُس کی تعریف بیان فرمائی ہے اور کسی مسلمان کی تکفیر سے بھی منع فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ۔

(الف) " مَن صَلّٰی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہٗ ذمۃ اللّٰہ و رسولہٖ فلا تخفروا اللّٰہ فی ذمتہٖ " (بخاری شریف جلد اوّل ص۵۶ مصری)

(ب) " اِذا قال الرجل لِاَخیہ یا کافر فقد باءَ بہٖ احدھما " (بخاری شریف جلد ۴ ص۵۳)

کہ جو شخص ہمارے طریق پر نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ (خانہ کعبہ) کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ذبیحہ کا گوشت کھائے وہ شخص ایسا مسلمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلعم اُن کے مسلمان ہونے کی گارنٹی دیتے ہیں۔ پس اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی حفاظت و ذمہ داری کو مت توڑو۔

نیز فرمایا: ۔

اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو یہ کفر اُن میں سے کسی ایک پر لوٹ کر پڑتا ہے۔ یعنی جس کو یہ شخص کافر کہتا ہے اور وہ حقیقتاً کافر نہیں۔ تو یہ کفر تکفیر کرنے والے پر لوٹ کر پڑے گا۔ اور وہ خود کافر ہو جائیگا۔

(۶)

منصف مزاج اور حقیقت پسند قارئین! قرآن مجید کی تعلیمات بابت آزادیٔ رائے و آزادیٔ مذہب کا آپ مطالعہ فرما چکے ہیں۔ نیز اس بارہ میں " عالمی حقوق انسانی کے منشور " کو بھی پڑھ لیا ہے۔ آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کی دفعہ ع۲۰ میں دیئے گئے حق

کے مطابق آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا وہ شاندار اعلان بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہم موحد مسلمان ہیں اور شریعت اسلامی کے سب احکام پر ہمارا ایمان و عمل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد آپ کے علم میں آچکا ہے کہ مسلمان کون ہے؟ اور اس کی تکفیر ہرگز نہ کرو۔ ان سب امور کو ذہن میں رکھنے کے بعد اب آپ صدر پاکستان کا وہ آرڈیننس مطالعہ کریں جو انہوں نے پاکستان کے احمدیوں کے بارہ میں ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری کیا ہے۔ اور پھر اپنی خدا داد صلاحیت اور کانشنس سے فیصلہ کریں کہ یہ آرڈیننس کس قدر ظالمانہ ہے جو اللہ تعالیٰ اس کے رسول مقبول صلعم کی واضح تعلیمات۔ حقوق انسانی کے منشور اور خود آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کی دفعہ ۲۰ کے بھی خلاف ہے۔ یہ ظلم صرف اس لئے ہے کہ احمدی وہاں اقلیت میں ہیں۔ وہ دین اسلام کے پابند اور اس کے مبلغ ہیں۔ اور حکومت پاکستان کے ارکان معاند علماء کے زیر اثر ہیں: ریڈیو براڈ کاسٹ کے الفاظ یہ ہیں:—

”صدر (جنرل محمد ضیاء الحق سربراہ مملکت پاکستان ناقل) نے آج ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جو فوری طور پر نافذ ہو گیا ہے۔ آرڈیننس کے تحت تعزیرات میں 298-B اور 298-C کا اضافہ کیا گیا ہے۔ دفعہ 298-B کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہو خواہ وہ قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہو۔ زبانی یا تحریری یا کسی فعل سے کسی ایسے شخص کو امیر المومنین۔ خلیفۃ المومنین۔ خلیفۃ المسلمین صحابی یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتا ہو۔ جو نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ یا اصحاب میں سے نہ ہو۔ یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتا ہو۔ تو وہ قابل سزا ہو گا یہ سزا تین سال قید ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہلائے خواہ وہ قادیانی یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہو اور وہ زبانی یا تحریری طور پر نماز سے پہلے اسی قسم کی اذان دے جیسا کہ مسلمان دیتے ہیں۔ تو وہ قابل سزا ہو گا۔ جو تین سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں بھی ہو سکتے ہیں۔

دفعہ 298 C کے مطابق کوئی ایسا شخص جو اپنے آپ کو احمدی، قادیانی یا لاہوری گروپ سے کہتا ہو۔ بلا واسطہ یا بالواسطہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے عقیدے کو اسلام کہے یا ایسے عقیدے کی تبلیغ کرے یا دوسروں کو اسکی زبانی یا تحریری دعوت دے۔ یا کسی بھی صورت میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے تو وہ سزا کا مستوجب ہو گا۔ یہ سزا تین سال تک ہو گی یہ جرائم قابل دست اندازی پولیس ہوں گے اور ناقابل ضمانت ہوں گے۔“

حرف آخر اور محبت بھری اپیل

بھائیو! اسلام تو امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ آنحضرت صلعم نے محبت و پیار۔ حکمت اور موعظہ حسنہ اور دلیل و برہان سے اسلام کی تبلیغ کی اور غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔ مگر آج ایک اسلامی ملک میں وہاں کے سربراہ مملکت اور علماء کو کسی غیر مسلم کو تو اسلام میں داخل کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ ہاں البتہ مسلمانوں کی ایک جماعت کو جو اپنے قول و فعل سے اسلام پر عامل ہے اور لاکھوں غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کا شرف حاصل کر چکی ہے اور تبلیغ اسلام ہی جن کی زندگی کی روح اور مدار ہے۔ ان کو بیک جنبش قلم ”غیر مسلم“ قرار دے دیا ہے۔ یہ ہے انقلاب زمانہ۔ پس غور کریں اور اپنی خدا داد فراست سے فیصلہ کریں کہ کیا یہ اسلام اور خدمت اسلام ہے؟ ارشاد ربانی ہے ”الیس منکم رجل رشید“

افسوس مکرم سید بدر الدین احمد صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۲۲ مئی ۸۴ء۔ افسوس! مکرم سید بدر الدین احمد صاحب سابق انسپکٹر وقفِ جدید آج رات ساڑھے دس بجے کے قریب بعمر قریب ستتر سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم قریب ایک سال سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ حتی المقدور علاج معالجہ کیا جاتا رہا۔ لیکن تقدیر الٰہی غالب آئی اور مرحوم اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم مونگھڑہ (اڑیسہ) کے رہنے والے تھے مگر کلکتہ میں سالہا سال تک بغرض کاروبار مقیم رہے۔ مرحوم ۱۹۵۹ء میں اپنا کاروبار چھوڑ کر قادیان آگئے اور انجمن احمدیہ وقفِ جدید میں بطور معلم وقف جدید ملازمت اختیار کر لی۔ مرحوم مخلص صوم و صلوٰۃ کے پابند اور دینی کاموں میں سرگرمی سے حصّہ لینے والے تھے۔

چنانچہ مورخہ ۲۳/۵/۸۴ کو صبح ساڑھے نو بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے لہذا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی قادیان میں ہیں جبکہ باقی دو بیٹیاں اڑیسہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (ادارہ)

اعلانات نکاح

مورخہ ۵/۵/۸۴ کو بعد نماز عصر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:—

(۱):— مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب ابن مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مکرمہ شاہین اختر صاحبہ بنت مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش مبلغ ۶۰۰۰/- روپے حق مہر پر۔ مکرم دلاور خان صاحب کی والدہ محترمہ عظیم النساء صاحبہ نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

(۲):— مکرم سرور شاہ صاحب چک امیرچھہ (کشمیر) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مکرمہ سلمیٰ بلقیس صاحبہ بنت مکرم سید سلیمان صاحب مونگھیر مبلغ ۲۵۰۰/- روپے حق مہر پر۔ اس خوشی میں مکرم سرور شاہ صاحب نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو باعثِ برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(ادارہ)

درخواستہائے دعا

●— مکرم ظہور احمد خان صاحب مانلوچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اہلیہ کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ●— مکرم عبد الرؤف خان صاحب، مانلو خود کی اہلیہ صاحبہ کی اور بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ●— مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد تحریر کرتے ہیں کہ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب مکھڈوانے اپنے بیٹے کے قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر کے قرآن کریم شروع کرنے کی خوشی میں مبلغ ۲۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں عزیز کے روشن مستقبل اور علوم قرآنیہ سے کماحقہٗ مستفید ہونے کے لئے ●— مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب مرحوم سابق مبلغ مقیم بنڈونگ۔ انڈونیشیاء کے درجات کی بلندی ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق حاصل ہونے کے لئے ●— مکرم راڈین محمد انور صاحب مقیم بنڈونگ۔ انڈونیشیاء اپنے بیٹے منور احمد صاحب کی شادی میں خیر و برکت نیک اور صالح اولاد نیز ہر قسم کی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ●— مکرم محمد عارف صاحب مقیم بنڈونگ۔ انڈونیشیاء کاروبار میں ترقی اور خیر و برکت روحانی و جسمانی ۴۴ ترقیات اور مشکلات کے ازالہ کے لئے ●— مکرم محمود مبارک احمد صاحب بنڈونگ انڈونیشیاء بہتر اور بابرکت سروس کے حصول اور روحانی و جسمانی ترقیات اور خیر و برکت کے لئے ●— مکرم راڈین بن یامین صاحب مقیم جاکرتا کے بیٹے اور مکرم ڈاکٹر احمد دہلان صاحب آف جاکرتا۔ انڈونیشیاء کی بیٹی کا رشتہ ہو نا طے پایا ہے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور دونوں بچوں کی اپنی اعلیٰ تعلیم میں نمایاں کامیابی کے لئے ●— محترمہ سوکینی ڈرما صاحبہ اور محترمہ یولون حنیفہ احمد صاحبہ مختلف مدات میں اپنے عطیات بھجواتے ہوئے اپنے لئے۔ اپنے افراد خاندان کی خیر و برکت نیز سب کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اعلانات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ اُمیدوار

- ★ — میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
- ★ — سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔
- ★ — قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
- ★ — اُردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو اُمیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ اُمیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۴ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اِس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے حفاظ کی ضرورت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے پیش نظر کچھ وقفہ کے بعد اب پھر مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہی مدرسۃ الحفظ جاری کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسۃ الحفظ میں داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ

- ★ — بچہ ہونہار اور ذہین ہو۔
- ★ — عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔
- ★ — قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

منتخب شدہ طالب علم کو دیگر مراعات کے علاوہ مبلغ ۱۳۳/- روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔

مدرسۃ الحفظ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ خواہش مند احباب جلد توجہ فرمائیں اور نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں۔ پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے آخر جولائی ۱۹۸۴ء تک واپس نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسۃ الحفظ میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا قومی فرض ہے! (مینیجر بدر)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

منظوری انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

درج ذیل قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اکتوبر ۱۹۸۵ء تک منظوری دی جاتی ہے۔ جن مجالس میں تا حال قائدین کے انتخاب عمل میں نہیں آئے وہاں کے صدر صاحبان جلد سے جلد انتخاب کروا کر کارروائی لغرض منظوری دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ارسال کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ جگنہ پیٹھ
مکرم محمد عنایت اللہ صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ چنڈپور
مکرم محمد معین الدین صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ
مکرم مسعود احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ بھوبنیشور
مکرم سید نصیر احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ کینڈرا پاڑہ
مکرم شیخ سلیم احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ
مکرم عبدالرحیم صاحب میر

مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی
مکرم محمد اسحاق صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ سورو
مکرم فیروز احمد خان صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ مبارک...
مکرم عبدالاحد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ
مکرم شیخ غلام احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ پٹنہ
مکرم سید طارق احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور
مکرم منصور احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی
مکرم سید جاوید عالم صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ جمشید پور
مکرم سید خورشید احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ اُودے پور کٹیا
مکرم سرور احمد خان صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ سانڈھن
مکرم لیاقت علی خان صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ امروہہ
مکرم [illegible] صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ علی گڑھ
مکرم محمد رشید صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ مُسکرا
مکرم رفیق احمد خان صاحب احمدی

مجلس خدام الاحمدیہ راٹھ
مکرم مبشر احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ کانپور
مکرم محمد قمر [illegible] صاحب [illegible]

مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ
مکرم محمد مشتاق احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکوٹ
مکرم ٹی کے امیر علی صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ جڑچرلہ
مکرم محمد شریف احمد صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی
مکرم فرزان علی خان صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ اترا پورم
مکرم کے اے [illegible] صاحب

منظوری ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

یکم جنوری ۸۴ء تا دسمبر ۸۴ء کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کے لئے مندرجہ ذیل ممبران کی منظوری عنایت فرمائی ہے جو کہ ریزولیوشن 5-خ / 6.2.84 و 6-خ / 15.3.84 ریکارڈ کی گئی ہے۔

خاکسار چوہدری عبدالقدیر - وکیل الاعلیٰ - وکیل التبشیر والتعلیم و صدر مجلس ۲/۸۴ سے

مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز ایم اے - وکیل المال تحریک جدید

" مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل - ممبر " "

" فضل الٰہی خان صاحب - " " "

" چوہدری بدرالدین صاحب عامل - " " " ۲/۸۴ سے

" سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد - " " "

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

قادیان میں رمضان المبارک گذارنے کے سلسلہ میں ضروری اعلان

امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۲ جون ۱۹۸۴ء مطابق ۲ احسان ۱۳۶۳ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گذارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہش مند ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوادیں اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگرخانہ سے اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

زکوٰۃ اور رمضان المبارک

اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کے اظہار اور حقیقی تعلق پیدا کرنے کا بابرکت مہینہ رمضان المبارک قریب آرہا ہے۔ احباب اس مبارک مہینہ میں روزے رکھ کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں ساتھ ہی صاحب نصاب افراد "زکوٰۃ کی ادائیگی" کر کے محبت الٰہی میں استقامت پیدا کریں کیونکہ زکوٰۃ اِس لئے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہو روزہ رکھنا اور زکوٰۃ کی ادائیگی کہ نا صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بڑا ذریعہ ہے۔

لہٰذا تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ اُن کے ذمہ واجب الادا بنتی ہو اُسے رمضان المبارک میں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد - قادیان

رمضان المبارک میں
صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے اُن کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں دیگر عبادتوں کے علاوہ کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے مقبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہو۔ وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کی خواہش مند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

مبلّغین کرام کے لئے ضروری اعلان

جملہ مبلّغین کرام کی اطلاع و آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۲ جون ۱۹۸۴ء مطابق ۲ احسان ۱۳۶۳ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مبلّغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورے نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں درس و تدریس تراویح تہجد اور دیگر تربیتی اور تعلیمی پروگرام جاری رکھیں۔ تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی فضیلت سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن اور نمایاں رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

متقی کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت کرتا ہے!

ناظر بیت المال آمد - قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہال

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS,

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN - 143516.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ۔۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۔۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS.

D/NO. 2/54 (1)

MAHADEVPET

MADIKERI - 571201.

(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ بیڈنگ۔ منی پرس
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ ...

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

مِنجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

يَنصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيهِم مِنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کرینگے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمل الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد کشمیر

کِڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی **اُوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM: MOOSA RAZA }
PHONE:- 605558 } BANGALORE-2.

حیدرآباد میں
فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

ریلائبل ہولڈنگ ہیلپر

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
(۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش))

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر :- ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بونز - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)
نمبر ۲۴۰/۳/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دِہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!